

## باب 1: عالمی اور ملکی سطح پر پیش رفت

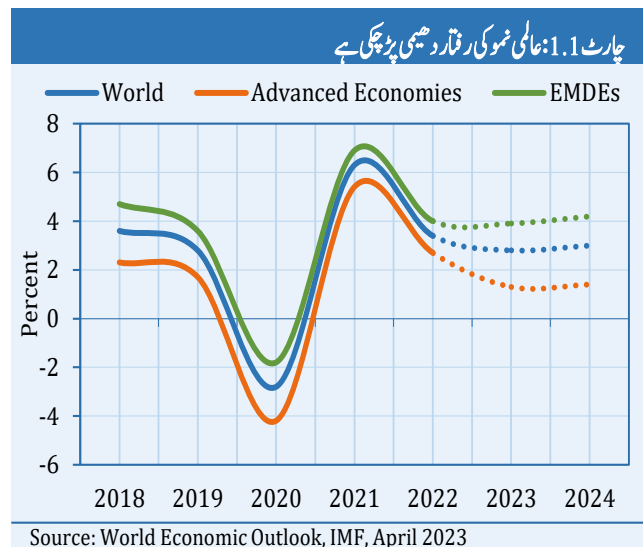
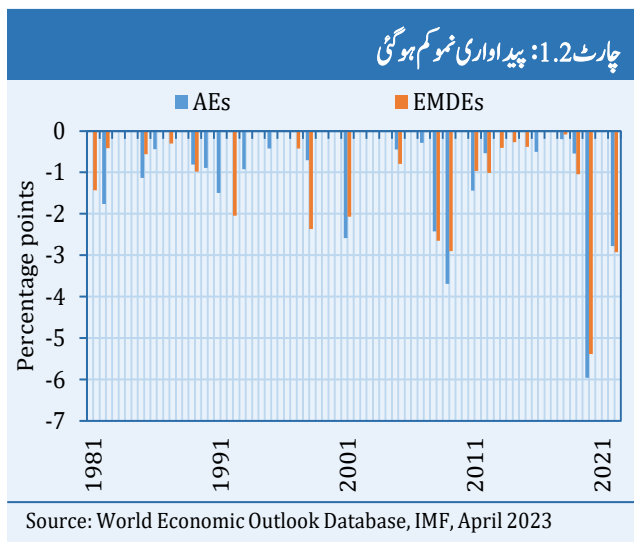
عالمی معیشت نے 2021ء میں مضبوط نمو حاصل کرنے کے بعد 2022ء میں قابل ذکر کمی کا سامنا کیا۔ اس کمی کے عوامل مہنگائی کی بلند سطح، کورونا کے بعد اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، جغرافیائی و سیاسی تناؤ اور چین میں کورونا وائرس کی بھر کا دوبارہ ابھرنا تھے۔ مہنگائی کے دباؤ نے مرکزی بینکوں کو زری سختی کے ذریعے ردعمل دینے پر مجبور کیا۔ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں دباؤ والے اقتصادی و مالی حالات رہے جس کے ساتھ ساتھ امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے ان ملکوں کی کرنسیوں کی قدر میں نمایاں کمی واقع ہوئی، قرضوں کی پہلے سے بلند سطح مزید بڑھ گئی اور سرمائے کے اخراج میں اضافہ ہوا۔ عالمی اور ملکی سطح پر ناسازگار حرکیات کے ساتھ 2022ء کے دوران پاکستان کی معاشی بحالی کا عمل معکوس ہو گیا۔ 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایک طرف اچانک آنے والے سیلاب، اور دوسری طرف اقتصادی عدم توازن سے نمٹنے کے لیے کیے گئے استحکام کے اقدامات کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں میں کمی واقع ہوئی خاص طور پر دوسری ششماہی کے دوران۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے، آئی ایم ایف کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر اور بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل تخفیف اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی واقع ہوئی۔ مالیاتی محاذ پر قرضوں کی ادائیگی اور زر اعانت کی وجہ سے اخراجات بڑھ گئے چنانچہ زیر منصوبہ یکجائی پر عمل نہ کیا جا سکا۔ بیرونی مالی رقوم کی آمد میں کمی کے علاوہ بینکوں کی بیلنس شیٹ پر حکومت کے قرض میں نمایاں اضافہ ہوا۔ قلیل مدتی اقتصادی نتائج کا انحصار ان امور پر ہے: عالمی سطح پر پیش رفت، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل اور زرمبادلہ کے ملکی ذخائر میں بہتری۔

## عالمی سطح پر پیش رفت

اگر گزشتہ چار عشروں کے تناظر میں جائزہ لیا جائے تو یہ نموست روی کے لحاظ سے بہت نمایاں ہے کیونکہ یہ صرف دو واقعات کے دوران ہونے والی نمو سے کم ہے یعنی 2009ء میں عالمی مالی بحران اور 2020ء میں کووڈ 19 کے تباہ کن واقعات سے (چارٹ 1.2)۔ تین اہم عوامل نے واقعات کے ایک سلسلے کو مہمیز دی جس سے عالمی نمو میں اس بڑے پیمانے پر رست روی آئی۔

عالمی معیشت کی ترقی کی رفتار 2022ء میں اقتصادی اور جغرافیائی و سیاسی چیلنجوں کے سبب رک گئی۔۔۔

عالمی حقیقی پیداوار 2022ء میں 3.4 فیصد بڑھی، جو 2021ء کی حاصل کردہ نمو 6.3 فیصد سے خاصی کم ہے (چارٹ 1.1)۔<sup>10</sup>



<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/04/11/world-economic-outlook-april-2023>

<sup>10</sup> عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) ورلڈ اکنامک آؤٹ لک: 'مالی لحاظ سے پریشان بحالی' (A Rocky Recovery)۔ واشنگٹن، ایپریل۔ تفصیلات کے لیے

روس یوکرین جنگ اس سست روی کا ایک اہم سبب تھا۔۔۔

سب سے پہلے، روس یوکرین جنگ نے عالمی اقتصادی منظر نامے کو متاثر کیا جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، غیر یقینی صورت حال میں اضافہ اور بریگزٹ اور امریکہ چین تجارتی تناؤ کے بعد شروع ہونے والے معاشی تقسیم کے جاری عمل میں مزید اضافہ ہوا۔

۔۔۔ نتیجتاً سیکڑاؤ والی زری پالیسی مخصوص اقتصادی و مالی حالات کا مزید سبب بنی۔۔۔

دوسری بات یہ ہے کہ کووڈ 19 کے بعد پیدا ہونے والی وسیع اور مستقل مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے دنیا بھر میں سیکڑاؤ والی زری پالیسی بیک وقت اپنائی گئی۔ طلب اور رسد دونوں طرح کے عوامل مہنگائی کی وجہ بنے۔ کووڈ کی وجہ سے آنے والی کساد بازاری کا مقابلہ کرنے کے لیے معاشی محرکات بڑھانے کے تاریخی اقدامات کیے گئے، نیز رُک ہوئی طلب (pent-up demand) نے بھی اپنا اثر ڈالا۔ یہ چیزیں طلبی عوامل کا سبب بنیں۔ رسدی عوامل یہ تھے: کووڈ کی وجہ سے سپلائی چین میں خلل، کووڈ کے دوران توانائی کے شعبے اور صنعت جہاز رانی میں سرمایہ کاری کی کمی، نیز روس یوکرین جنگ، جس کی بنا پر مہنگائی پر قابو پانے کے لیے قوزی اور غیر قوزی اقدامات عالمی سطح پر کیے گئے۔

۔۔۔ اور چین میں کووڈ کی دوبارہ ابھرتی لہروں نے عالمی اقتصادی چیلنجوں کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔۔۔

تیسری بات یہ کہ دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت چین نے 2022ء میں صرف 3.0 فیصد شرح نمو حاصل کی جو کووڈ سے قبل کی اوسط شرح نمو 7.7 فیصد سے بہت کم ہے۔<sup>11</sup> کووڈ کی دوبارہ ابھرنے والی لہروں اور ان کے نتیجے میں لاک ڈاؤن چینی معیشت میں سست روی کے اہم عوامل تھے۔ اس کے علاوہ غیر معمولی خشک سالی اور پراپرٹی کے شعبے میں دباؤ نے بھی چین میں معاشی سرگرمیوں کو متاثر کیا۔<sup>12</sup>

ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں دونوں میں نمو میں کئی عشروں کی تیسری سب سے بڑی کمی ہوئی۔۔۔

ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کو شرح نمو میں گزشتہ چار دہائیوں سے زائد عرصے کی تیسری سب سے بڑی کمی کا سامنا کرنا پڑا (چارٹ 1.2)۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سے امریکہ نے نمو میں 2022ء میں سب سے زیادہ کمی دیکھی۔ اس کے بعد برطانیہ، یورو خطہ اور جاپان کا نمبر ہے۔ ان ملکوں میں نمو میں کمی کا مشاہدہ کیا گیا کیونکہ (i) وہاں بلند مہنگائی نے صارفین کے اعتماد اور ان کی قوت خرید کو نمایاں طور پر متاثر کیا

جس کی وجہ سے طلب میں مزید کمی پیدا ہوئی، اور (ii) یورپ میں گیس کی فراہمی میں خلل آیا جس نے توانائی کی قیمتوں اور مہنگائی کو بڑھا دیا جس نے بالآخر صنعتی پیداوار کو متاثر کیا۔

عالمی سطح پر سست روی سے متاثر ہو کر 2022ء کے دوران ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ممالک صرف 4.0 فیصد نمو حاصل کر سکے جبکہ انہوں نے گزشتہ سال 6.9 فیصد کی مضبوط نمو حاصل کی تھی۔ صف اول کے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں، روس کو نمو میں سب سے بڑی کمی کا سامنا کرنا پڑا، جس کے بعد ترکی اور چین آئے (جدول 1.1)۔

| جدول 1.1: عالمی معیشت: حقیقی جی ڈی پی کی نمو |       |       |        |        |
|----------------------------------------------|-------|-------|--------|--------|
| فیصد                                         | 2021ء | 2022ء | 2023*ء | 2024*ء |
| دنیا                                         | 6.3   | 3     | 3      | 3      |
| ترقی یافتہ ممالک                             | 5.4   | 3     | 1      | 1      |
| ابھرتی ہوئی معیشتیں                          | 6.9   | 4     | 4      | 4      |
| ابھرتی ہوئی ایشیائی معیشتیں                  | 7.5   | 4.4   | 5.3    | 5.1    |
| امریکہ                                       | 5.9   | 2.1   | 1.6    | 1.1    |
| یورو خطہ                                     | 5.4   | 3.5   | 0.8    | 1.4    |
| برطانیہ                                      | 7.6   | 4.0   | (0.3)  | 1.0    |
| جاپان                                        | 2.1   | 1.1   | 1.3    | 1.0    |
| چین                                          | 8.4   | 3.0   | 5.2    | 4.5    |
| ترکیہ                                        | 11.4  | 5.6   | 2.7    | 3.6    |
| بھارت                                        | 9.1   | 6.8   | 5.9    | 6.3    |
| روس                                          | 5.6   | (2.1) | 0.7    | 1.3    |
| سعودی عرب                                    | 3.9   | 8.7   | 3.1    | 3.1    |
| عرب امارات                                   | 3.9   | 7.4   | 3.5    | 3.9    |
| پاکستان                                      | 5.7   | 6.0   | 0.5    | 3.5    |

ماخذ: آئی ایم ایف، عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل 2023ء  
\* پیش گوئی

۔۔۔ تاہم جی سی سی ممالک میں نمو کی رفتار جاری رہی

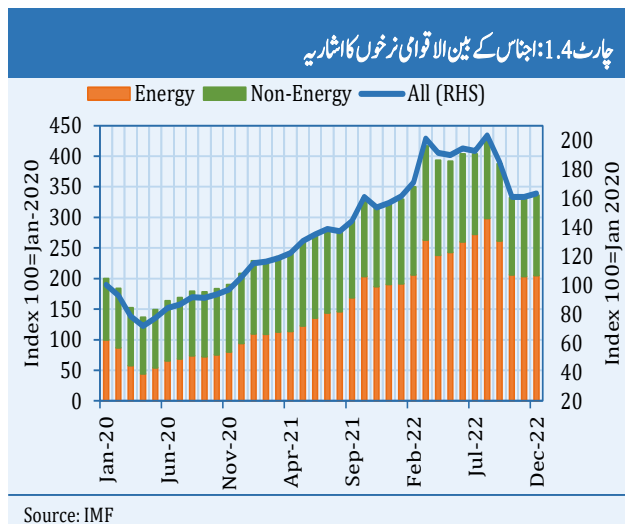
خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) میں نمو کی رفتار جاری رہی کیونکہ 2022ء کے دوران ان کی پیداوار میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا جو ایک سال پہلے 3.5 فیصد تھا (جدول 1.2)۔

<https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content>

<sup>11</sup> 2010ء سے 2019ء تک جی ڈی پی کی اوسط شرح نمو۔

<sup>12</sup> عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے

سپائی چین میں پہلے سے خلل تھا جو روس-یوکرین جنگ کی وجہ سے بڑھ گیا، اس نے توانائی اور خوراک کی قیمتوں کو بڑھا دیا (چارٹ 1.4)۔ اس کے علاوہ بہت سے خطوں میں قوزی گرانی کی سطح بلند رہی جس کی وجہ لیبر مارکیٹ کے سخت حالات اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسی کی قدر میں نمایاں تھی اور اس کا سبب ڈالر والے اثاثوں پر زائد شرح سود تھی۔ چنانچہ 2022ء کے دوران ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی کی شرح 7.3 فیصد تک جا پہنچی جو 1982ء کے بعد بلند ترین سطح ہے۔ امریکہ میں توانائی اور خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ ساتھ لیبر مارکیٹ میں سختی کی وجہ سے 2022ء میں کئی عشروں کی بلند ترین مہنگائی 8.0 فیصد ہوئی۔ یورو خطے میں روس سے قدرتی گیس کی فراہمی میں خلل کی وجہ سے توانائی کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا (چارٹ 1.5)۔



ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں مہنگائی تیزی سے بڑھ کر 2022ء میں 9.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ جو گزشتہ دو عشروں کی بلند ترین سطح ہے۔ تاہم، چین میں مہنگائی دیگر ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے مقابلے میں کم رہی، کیونکہ چین میں کووڈ انفیکشن کے پس منظر میں صفر کووڈ پالیسی کی وجہ سے صارفین کی مانگ قابو میں رہی۔ چین میں کم مہنگائی نے عالمی مہنگائی کے اعداد و شمار کو بھی کم کیا۔

--- مرکزی بینکوں کو سابقہ نرم زری پالیسی کو تیزی سے تبدیل کرنے کی ترغیب ملی ---

2022ء کے آغاز تک یہ واضح ہو گیا تھا کہ مہنگائی کا ابھرتا ہوا دباؤ عارضی نوعیت کا نہیں ہے اور قیمتوں اور معاشی استحکام کو برقرار رکھنے اور مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے بچانے کے لیے مضبوط پالیسی رد عمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں میں مرکزی بینکوں نے 2021ء میں زری سختی کا آغاز

<sup>14</sup> عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے

<https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content>

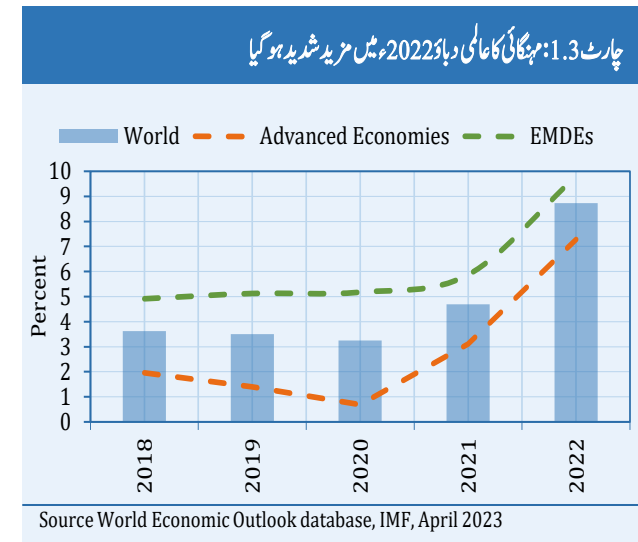
| جدول 1.2: ملحق تعاون کونسل کی میکرڈ انکاک کارکردگی | 2020ء | 2021ء | 2022ء | 2023ء* | 2024ء* |
|----------------------------------------------------|-------|-------|-------|--------|--------|
| حقیقی جی ڈی پی (سالانہ شرح نمو)                    | (4.7) | 3.5   | 7.7   | 2.9    | 3.3    |
| جاری حسابات کا توازن (جی ڈی پی کا فیصد)            | (1.1) | 8.6   | 15.2  | 8.6    | 6.5    |
| مالیاتی توازن (جی ڈی پی کا فیصد)                   | (8.0) | 0.0   | 6.0   | 2.4    | 1.6    |
| تیل کی قیمت (امریکی ڈالر فی بیرل)**                | 41.3  | 69.1  | 97.1  | -      | -      |
| مہنگائی (سالانہ اوسط، فیصد)                        | 1.3   | 2.2   | 3.3   | 2.9    | 2.3    |

ماخذ: علاقائی اقتصادی منظر نامہ، مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا، آئی ایم ایف، مئی 2023ء اور عالمی بینک

\* آئی ایم ایف کی پیش گوئی

\*\* برطانوی بریٹن، دبئی فینچ اور ویسٹ نیکیاس انٹر میڈیٹ کروڈ آئل کے نرخوں کا اوسط

2022ء کی پہلی ششماہی میں تیل کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے علاوہ پیداوار بڑھنے سے ان معیشتوں کو اہم مدد ملی۔ روس یوکرین جنگ سے خطے کو فائدہ ہوا کیونکہ یورپی ممالک نے روس سے تیل کی خریداری کم کر دی تھی۔<sup>13</sup> نیز تیل سے قطع نظر دوسرے شعبوں میں ترقی کو فروغ ملا جیسے دبئی میں سیاحتی سرگرمیوں میں بحالی اور قطر میں فیفا ورلڈ کپ کے اثرات نے بھی ان ممالک کی نمو میں حصہ لیا۔



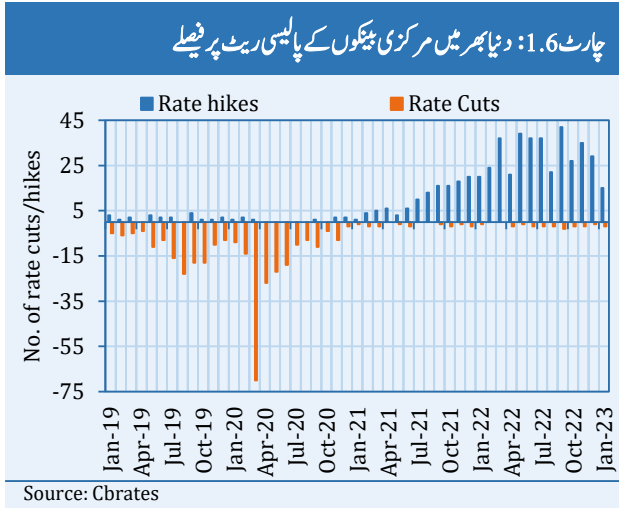
مہنگائی عالمی معیشت کے لیے ایک اہم چیلنج بن گئی اور کئی عشروں کی بلند ترین سطح سے آگے نکل گئی ---

تقریباً تمام معیشتوں میں 2022ء کے دوران مہنگائی بڑھی۔ مہنگائی کی عالمی سطح گزشتہ سال کی 4.7 فیصد کے مقابلے میں 2022ء میں 8.7 فیصد رہی (چارٹ 1.3)۔ طلب اور رسد کے مختلف عوامل کے امتزاج سے بھی مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہوا۔ طلب کے پہلو سے، نرم مالیاتی اور زری پالیسیوں کے ذریعے پالیسی تعاون اہم عنصر تھا۔<sup>14</sup> رسد کے پہلو سے،

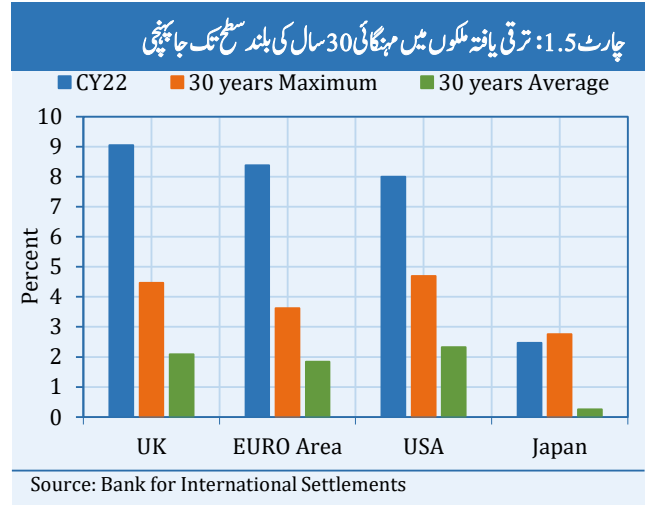
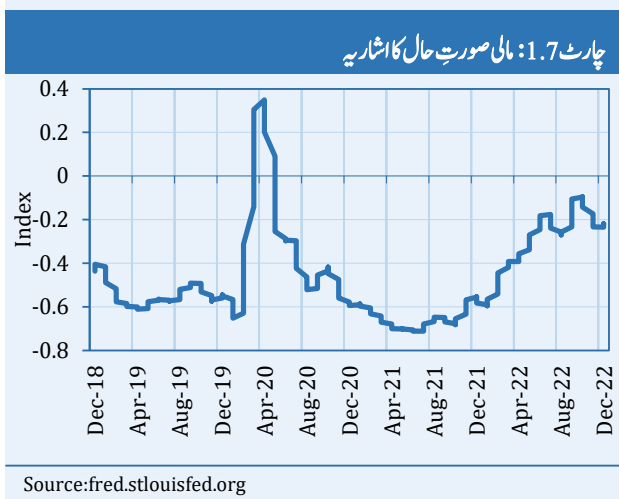
<sup>13</sup> عالمی مالیاتی فنڈ (2022ء) علاقائی اقتصادی نقطہ نظر (مشرق وسطیٰ اور وسط

ایشیا)۔ واشنگٹن، اکتوبر۔ تفصیلات کے لیے

<https://www.imf.org/en/Publications/REO/MECA/Issues/2022/10/13/regional-economic-outlook-mcd-october-2022>



ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے تین فیصد سے زیادہ تھا وہاں کرنسی کی قدر کم خسارے والے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی نسبت آٹھ گنا زیادہ گری۔ تاہم ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے 2022ء کے آخر میں سرمائے کے بہاؤ میں بہتری آنا شروع ہو گئی کیونکہ امریکی ڈالر کی قدر میں اعتدال آگیا۔



کیا۔ 2022ء کے دوران زری سختی کی پالیسی کو مزید تقویت ملی اور پالیسی ریٹ میں اضافہ کرنے کا دائرہ بڑھ گیا۔ دنیا بھر میں زری پالیسی کے موقف کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی بینکوں نے 2022ء کے دوران شرح سود میں 367 مرتبہ اضافے کا اعلان کیا (چارٹ 1.6)۔<sup>15</sup>

--- جس کے نتیجے میں عالمی مالی صورت حال سخت ہوتی چلی گئی ---

مہنگائی بڑھنے پر مرکزی بینکوں کے جارحانہ رد عمل سے شرح سود میں اضافہ ہوا اور مالی صورت حال سخت ہو گئی (چارٹ 1.7)۔<sup>16</sup> تاہم، 2022ء کے آخر میں حالات کچھ بہتر ہوئے جس سے فیڈرل ریزرو فنڈز کی شرح میں کمی کی مارکیٹ کی توقعات ظاہر ہوئیں۔<sup>17</sup>

--- چنانچہ یہ ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کے اخراج اور شرح مبادلہ میں کمی کا سبب بنی ---

عالمی مالی حالات میں نمایاں سختی اور امریکی ڈالر کی قدر میں خاصے اضافے کی وجہ سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں سے سرمائے کا ریکارڈ اخراج ہوا (چارٹ 1.8)۔<sup>18</sup> اس کے نتیجے میں، بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیاں امریکی ڈالر کے مقابلے میں گر گئیں حالانکہ ان مقامی کرنسیوں کو سہارا دینے کے لیے زرمبادلہ ذخائر میں معقول سیالیت لائی گئی تھی۔<sup>19</sup> جن ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی مالیاتی گنجائش محدود تھی ان میں شرح مبادلہ کا دباؤ خاص طور پر نمایاں تھا۔ جن ابھرتے

<sup>15</sup> تجزیہ مرکزی بینکوں کے اعداد و شمار Cbrates.com پر مبنی ہے۔

<sup>16</sup> شیکاگو فیڈریشنل فنانشل ٹائٹل کزنڈ انڈیکس (این ایف سی آئی) امریکہ کی منی مارکیٹوں، قرضوں اور ایکویٹی مارکیٹوں اور روایتی اور "شیدو" بینکاری نظاموں میں مالی حالات پر جامع ہفتہ وار اپ ڈیٹ دیتا ہے۔ این ایف سی آئی کی طرف سے مثبت قدریں اوسط سے زیادہ سخت مالی حالات کی نشاندہی کرتی ہیں، جبکہ منفی قدریں اوسط سے زیادہ نرم مالی حالات ہیں۔

<sup>17</sup> عالمی مالیاتی فنڈ، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے

<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/01/31/world-economic-outlook-update-january-2023>

<sup>18</sup> عالمی بینک، (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے <https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content>

<sup>19</sup> تقریباً 20 فیصد ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں نے اپنے 15 فیصد سے زائد مجموعی سرکاری ذخائر استعمال (liquidated) کر لیے۔ ماخذ: عالمی بینک (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، جنوری، تفصیلات کے لیے

<https://openknowledge.worldbank.org/server/api/core/bitstreams/254aba87-dfeb-5b5c-b00a-727d04ade275/content>

تاہم 2022ء کی آخری سہ ماہی میں مہنگائی کے دباؤ میں کمی اور شرح سود میں متوقع کمی کے باعث صورت حال بہتر ہوئی: اس آخری سہ ماہی میں ایکویٹی کی قیمتیں بحال ہونے لگیں۔<sup>21</sup>

ترقی یافتہ ملکوں کے سرکاری قرضوں میں قدرے بہتری آئی تاہم ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے قرضے بلند رہے۔۔۔

کووڈ 19ء کی آمد اور اس کے بعد سے جارحانہ عالمی مالیاتی رد عمل سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں دونوں میں سرکاری قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ جب کووڈ سے متعلق اقدامات ختم ہونے اور 2021-22ء کے دوران جی ڈی پی میں مضبوط نامیہ نمو ہوئی تو ساتھ ہی عالمی سطح پر سرکاری قرضوں کا تناسب 2022ء میں گر کر 92.1 فیصد رہ گیا جو 2020ء میں 99.7 فیصد اور 2019ء میں 84.3 فیصد رہا تھا۔<sup>22</sup>

تاہم، مختلف آمدنی والے طبقوں میں سرکاری قرض کی حرکیات نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سرکاری قرضوں کا تناسب 2022ء میں بھی کم ہوتا رہا، لیکن عالمی وبائے پہلے کی سطح سے اوپر ہی رہا۔ قرضوں کے تناسب میں مسلسل کمی کا بنیادی سبب 2022ء میں قرضوں میں کمی کے علاوہ 2021ء میں نمو کی بحالی اور 2022ء میں مہنگائی میں تیزی سے اضافہ تھا۔<sup>23</sup> تاہم، ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں جی ڈی پی بمقابلہ قرض کا تناسب معمولی سا بڑھ گیا (چارٹ 1.10) جو 2021ء کے 64.3 فیصد سے بڑھ کر 2022ء میں 64.6 فیصد ہو گیا۔

۔۔۔ جس نے ابھرتے ہوئے کمزور ترقی پذیر ملکوں کے لیے قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ خاصا بڑھا دیا

ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کے قرضوں میں یہ اضافہ اس لیے بھی ہوا کہ ان ملکوں کی کرنسی امریکی ڈالر کے مقابلے میں گری اور ساتھ ساتھ ان کو مخصوص مسائل درپیش رہے۔ بہت سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی حکومتوں کو بہت آزما اقتصادی د مالی ماحول کا سامنا ہے جس کی خصوصیات اجناس کی بلند قیمتیں، سخت مالی حالات اور بہت سے ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی کرنسیوں پر نتیجتاً دباؤ پڑنا ہیں۔ موجودہ کلی عالمی مالی ماحول نے کمزور ریاستوں کے لیے قرضوں کی ادائیگی خاصا ہمت آزما بنا دی ہے۔<sup>24</sup> ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں کی سود کی ادائیگی 2021ء میں 175.2 ارب ڈالر بڑھ گئی تھی جو 2022ء میں 273.8 ارب ڈالر اضافے سے 4,287.2 ارب ڈالر تک

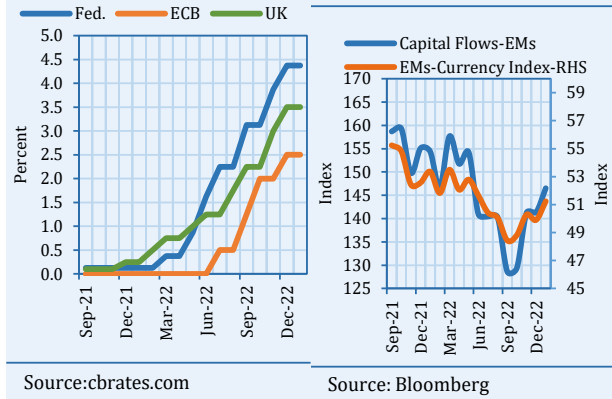
<https://www.imf.org/en/Publications/FM/Issues/2023/04/03/fiscal-monitor-april-2023>

<sup>23</sup> چونکہ 2021ء میں مہنگائی اور معاشی سرگرمی ایک ساتھ بڑھیں اس لیے نامیہ جی ڈی پی میں تبدیلی آئی اور قرضوں کے تناسب میں کمی واقع ہوئی۔

<sup>24</sup> عالمی مالیاتی فنڈ (2022ء) آئی ایم ایف کی سالانہ رپورٹ: بحر ان در بحر ان۔ واشنگٹن۔ تفصیلات کے لیے

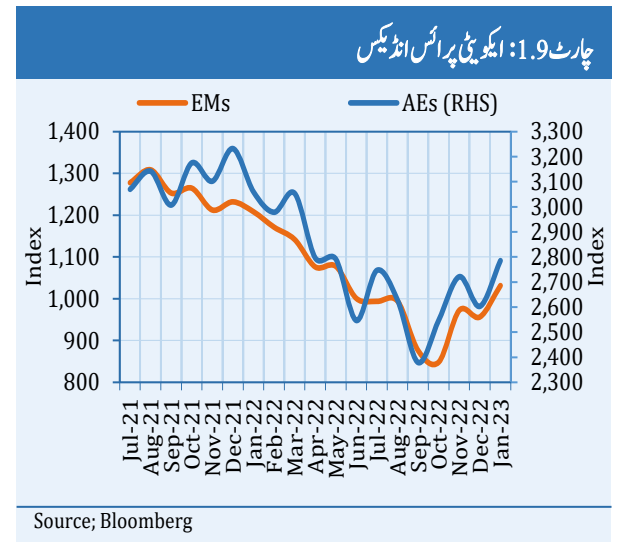
<https://www.imf.org/external/pubs/ft/ar/2022/>

چارٹ 1.8: ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی میں تیز رفتار سختی نے ابھرتے ہوئے ملکوں کے لیے مشکلات پیدا کیں



۔۔۔ ساتھ ساتھ ترقی یافتہ ملکوں اور ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں میں ایکویٹی کی قیمتوں میں یکساں کمی آئی۔۔۔

ابھرتے ہوئے ترقی پذیر ملکوں اور ترقی یافتہ ملکوں کے ایکویٹی قیمت کے اشاریے 2022ء کے دوران بالترتیب 22.4 فیصد اور 19.5 فیصد گر گئے۔ بلند مہنگائی، شرح سود میں جارحانہ اضافہ اور غیر یقینی معاشی حالات سارا سال سرمایہ کاروں کے احساسات پر اثر انداز ہوئے (چارٹ 1.9)۔ خاص طور پر، اگست 2022ء میں اسٹاک کی قیمتیں تیزی سے گریں کیونکہ فیڈرل ریزرو نے اشارہ دیا تھا کہ شرح بلند رہے گی۔<sup>20</sup>



<sup>20</sup> زری پالیسی اور قیمتوں کے استحکام پر سربراہ پاول کی تقریر (26 اگست، 2022ء)۔ فیڈرل ریزرو بورڈ۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے

<https://www.federalreserve.gov/newsevents/speech/powell20220826a.htm>

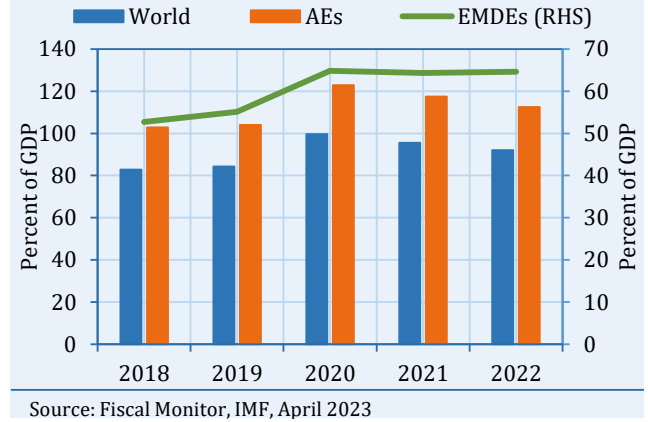
<sup>21</sup> عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) عالمی اقتصادی امکانات، واشنگٹن، جنوری۔ تفصیلات کے لیے

<https://www.imf.org/en/Publications/WEO/Issues/2023/01/31/world-economic-outlook-update-january-2023>

<sup>22</sup> عالمی مالیاتی فنڈ (2023ء) مالیاتی زری رپورٹ، واشنگٹن، اپریل۔ تفصیلات کے لیے

چلی گئی۔ خود مختار ریاستوں پر قرضے کی ادائیگی کے دباؤ کے ساتھ ساتھ، امریکہ کے بیکاری شعبے میں حالیہ دباؤ<sup>25</sup> اور کریڈٹ سوس کی ریزولوشن سے دشوار اقتصادی مالی ماحول میں موجود مالی استحکام کے خطرات ظاہر ہوتے ہیں۔

#### چارٹ 1.10: عمومی سرکاری قرضہ



#### ملکی پیش رفت

2022ء کے آغاز میں عالمی وبا کے بعد بحالی کے باعث معاشی سرگرمیوں کی سطح بلند تھی۔۔۔

کووڈ 19 وبا سے نکلنے کے بعد پاکستان کی معاشی بحالی قابل ذکر رہی کیونکہ وبا کے دوران بہتر انتظامات اور معاشی سرگرمیوں کو ہمیز دینے کے اقدامات کیے گئے۔ مالی سال 21ء میں معیشت کی شرح نمو 5.8 فیصد رہی اور مالی سال 22ء میں بھی نمو کی رفتار 6.1 فیصد اضافے کے ساتھ برقرار رہی۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے اس نمو کے اہم محرکات تھے، جبکہ شعبہ خدمات کو بھی بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور بڑھتی ہوئی زرعی پیداوار سے تقویت ملی۔ (جدول 1.3، چارٹ 1.11)

۔۔۔ تاہم بیرونی اور اندرونی عوامل کا امتزاج کلی معاشی حالات کی خرابی اور نمو میں کمی کا باعث بنا۔۔۔

اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل دھچکے، منصوبہ بندی کے بغیر مالی محرکات، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر اور ملکی سیاسی عدم استحکام نے 2022ء کے دوران معاشی ترقی کی پائیداری کو کمزور کر دیا۔ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں بیرونی کھاتوں پر دباؤ بڑھا اور مالیاتی خسارے میں اضافے کے ساتھ ساتھ کرنسی کی قدر میں کمی آئی جبکہ مہنگائی میں توقع سے زیادہ اضافہ ہوا۔ بڑھتے ہوئے عدم توازن اور بڑھتی ہوئی غیر یقینی معاشی

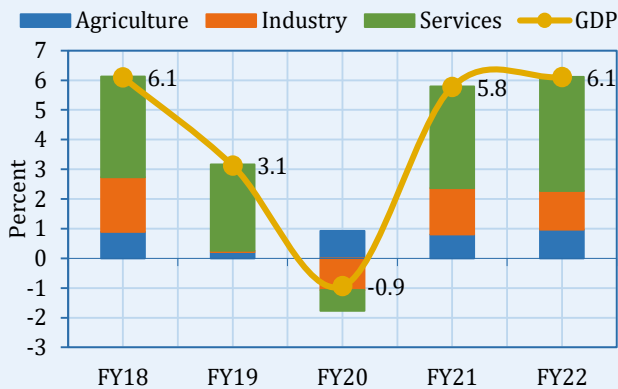
<sup>25</sup> امریکہ میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے متعدد علاقائی بینک 2013ء کی پہلی سہ ماہی میں سود کی شرحوں میں تیزی سے اضافے، فنڈنگ کے اخراجات بڑھنے، عرصیتوں کی عدم مطابقت وغیرہ کی وجہ سے طویل مدتی اثاثوں پر نظر ثانی کے نقصانات کی وجہ سے بند ہو گئے۔

| جدول 1.3: پاکستان کے اہم معاشی اظہارے |       |       |       |       |                                                |
|---------------------------------------|-------|-------|-------|-------|------------------------------------------------|
| 2022ء                                 | 2021ء | 2020ء | 2019ء | 2018ء |                                                |
| حقیقی شعبہ (فیصد)                     |       |       |       |       |                                                |
| 6.1                                   | 5.8   | (0.9) | 3.1   | 6.1   | حقیقی جی ڈی پی کی نمو (مالی سال)               |
| 6.8                                   | 8.2   | (5.8) | 0.2   | 9.2   | صنعتی شعبے کی نمو (مالی سال)                   |
| 4.3                                   | 3.5   | 3.9   | 0.9   | 3.9   | زرعی شعبے کی نمو (مالی سال)                    |
| 6.6                                   | 5.9   | (1.2) | 5.0   | 6.0   | خدمات کے شعبے کی نمو (مالی سال)                |
| 6.0                                   | 17.5  | (9.0) | 1.9   | 3.8   | بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو (سال بسال اوسط) |
| 19.7                                  | 9.5   | 9.5   | 9.4   | 5.3   | مہنگائی (سال بسال اوسط)                        |
| بیرونی شعبہ (ارب امریکی ڈالر)         |       |       |       |       |                                                |
| 6.5                                   | 17.7  | 13.4  | 11.3  | 7.2   | اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت)                  |
| -12.1                                 | -12.3 | -0.7  | -7.1  | -18.8 | جاری حسابات کا توازن                           |
| 38.8                                  | 35.6  | 27.3  | 30.7  | 30.8  | برآمدات (اشیا اور خدمات)                       |
| 76.3                                  | 76.4  | 52.1  | 58.0  | 68.4  | درآمدات (اشیا اور خدمات)                       |
| 29.6                                  | 31.1  | 25.9  | 22.1  | 21.0  | ترسیلات                                        |
| 207                                   | 163   | 162   | 150   | 122   | پاکستانی روپے / ڈالر کی شرح (سالانہ اوسط)      |
| مالیاتی شعبہ (فیصد)                   |       |       |       |       |                                                |
| (7.9)                                 | (7.1) | (8.1) | (9.1) | (6.5) | مالیاتی خسارہ (فیصد جی ڈی پی، مالی سال)        |
| 16.9                                  | 17.5  | 10.1  | 12.3  | (3.0) | محاصل کی نمو (سال بسال)                        |
| 31.1                                  | 11.3  | 9.4   | 18.9  | 6.0   | اخراجات کی نمو (سال بسال)                      |
| زرعی شعبہ (فیصد، اور ٹریلین روپے)     |       |       |       |       |                                                |
| 13.4                                  | 19.6  | 4.7   | 5.2   | 19.1  | نئی شعبے کو قرضہ (سال بسال نمو)                |
| 5.6                                   | 3.6   | 3.5   | 3.4   | 2.5   | مالکاری                                        |
| 5.7                                   | 1.7   | 2.7   | 2.7   | 1.9   | ملکی                                           |
| (0.1)                                 | 1.9   | 0.8   | 0.7   | 0.6   | بیرونی                                         |

\* تمام اعداد و شمار کیلنڈر سال کے ہیں، بصورت دیگر بیان کر دیا گیا ہے۔

ماخذ: وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، اسٹیٹ بینک

#### چارٹ 1.11: جی ڈی پی کی نمو اور اس میں شعبوں کا حصہ



Source: PBS

#### جدول 1.4: حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے استحکامی اقدامات

| نمبر شمار | اقدامات                                                                                                                                                |
|-----------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| I         | ستمبر 2021ء سے دسمبر 2022ء تک پالیسی ریٹ میں 900 بی پی ایس اضافہ                                                                                       |
| II        | نومبر 2021ء میں مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) 5 فیصد سے 6 فیصد کیا۔                                                                                      |
| III       | کووڈ سے متعلق نو مالکاری اسکیموں اور محتاطیہ اقدامات کا 2021ء سے 2022ء تک خاتمہ                                                                        |
| IV        | سوفیصد کش مارجن کی شرط والی درآمدی اشیا کی فہرست میں اپریل 2022ء میں اضافہ (بعد ازاں اگست 2022ء میں شرط نرم کی گئی اور مارچ 2023ء میں اسے ہٹا لیا گیا) |
| V         | صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط ستمبر 2021ء میں سخت کیے گئے                                                                                             |
| VI        | ایٹ ٹی ایف اور ای ایف ایس کی شرحوں میں اضافہ (اپریل 2022ء) جنہیں بعد ازاں پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا                                               |
| VII       | پرقیش اشیا کی درآمد پر ڈیوٹی میں جولائی 2022ء میں اضافہ                                                                                                |
| VIII      | غیر ضروری اشیا کی درآمد کے لیے اسٹیٹ بینک سے بینگی اجازت مئی 2022ء میں لازمی ہو گئی (بعد ازاں دسمبر 2022ء میں یہ شرط ہٹا لی گئی)                       |
| IX        | وزارت تجارت نے مئی 2022ء میں بعض اشیا کی درآمد پر عبوری پابندی عائد کر دی۔                                                                             |

ماخذ: حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک

#### --- سیلاب نے مجموعی معاشی حالات کو مزید خراب کر دیا ---

ماحول کی تبدیلی اور نتیجتاً بارشوں کی کثرت اور ان کی مقدار میں اضافے کی وجہ سے 2022ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک میں بڑے پیمانے پر سیلاب آئے۔ سیلاب سے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچنے کے علاوہ کھڑی فصلوں والی زمینیں بڑے پیمانے پر زیر آب آگئیں۔ اس طرح معاشی عدم توازن کئی طرح سے بڑھ گیا۔ پہلا یہ کہ، زرعی رسدی زنجیر میں خلل پڑنے سے غذائی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ دوسرا، یہ کہ ملکی زرعی پیداوار کو پہنچنے والے نقصان نے برآمدات کو متاثر کیا اور بعض زرعی مصنوعات درآمد کرنے کی ضرورت پڑی جس نے پہلے ہی سے تناؤ کے شکار بیرونی کھاتوں پر مزید دباؤ ڈالا۔

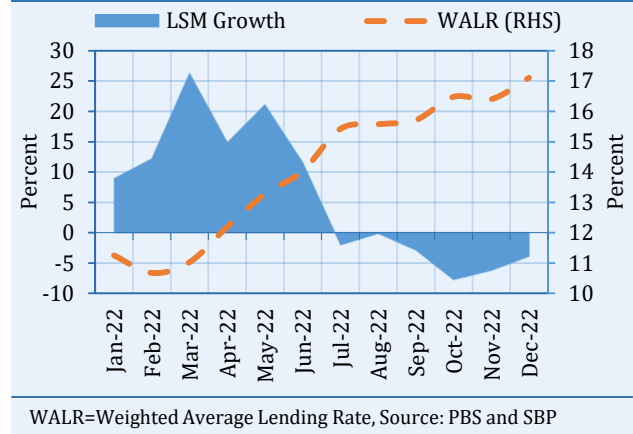
#### --- جس سے بلند اور وسیع البنیاد مہنگائی ہوئی ---

اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی دگنی سے زائد بڑھ کر 2022ء میں 19.7 فیصد تک جا پہنچی جو 2021ء میں 9.5 فیصد تھی۔ سی پی آئی باسکٹ کی بیشتر اشیا میں دوہندسی مہنگائی ہوئی۔ ان اشیا میں اہم حصہ ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ / یوٹیلیٹی اور غذائی گروپوں نے ڈالا (چارٹ 1.14)۔ کووڈ جانے کے بعد معیشت کی بحالی کے سبب مجموعی طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ زرعی دھچکے بھی آئے جو سیلاب، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور ملکی کرنسی کی قدر میں کمی کا نتیجہ تھے جس سے مہنگائی میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

حکومت کی جانب سے ایندھن اور توانائی کی قیمتوں پر زر اعانت واپس لینے سے بھی 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران توانائی کی قیمتوں اور مجموعی مہنگائی کی شرح میں اضافہ ہوا (چارٹ 1.15)۔

صورت حال کے جواب میں جو پالیسی اقدامات کیے گئے ان سے 2022ء کی دوسری ششماہی میں معاشی نموست ہوئی۔

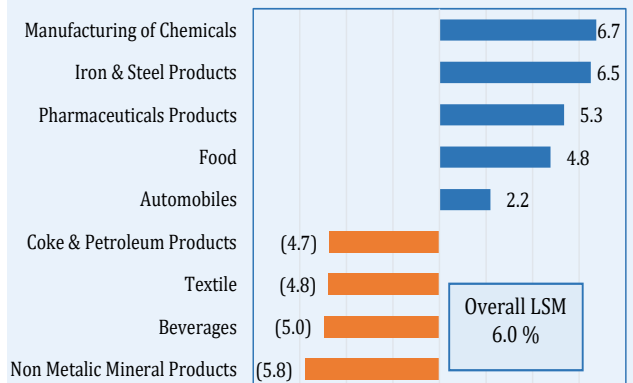
#### چارٹ 1.12: بڑے پیمانے کی اشیا سازی اور شرح قرض گاری



کووڈ کے بعد بحالی کے تناظر میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران 15.8 فیصد اوسط نمو ہوئی تاہم دوسری ششماہی میں یہ 3.8 فیصد سکڑ گئی کیونکہ کلی اقتصادی حالات خراب ہو گئے اور استحکام کے اقدامات پر زور دیا جانے لگا (جدول 1.4، چارٹ 1.12)۔ مزید برآں کاروباری اعتماد کا اشاریہ اپریل 2020ء کے بعد سے اپنی پست ترین سطح پر آ گیا جب کووڈ با شروع ہوئی تھی۔

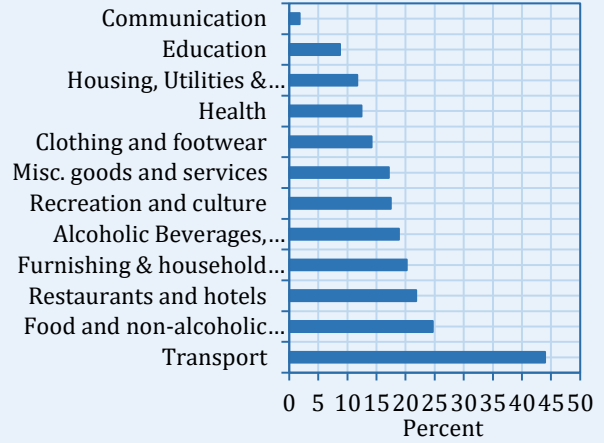
مجموعی طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2022ء میں 6 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 17.5 فیصد ہوئی تھی۔ یہ نمو ملی جلی تھی کیونکہ 22 شعبوں میں سے 10 شعبوں میں نمو کم رہی تھی۔ نمو میں آگے آگے ملبوسات (69 فیصد) اور فرنیچر کے شعبے (142 فیصد) رہے، جبکہ ٹیکسٹائل (منفی 3.3 فیصد) اور کونلہ / پٹرولیم شعبے (منفی 5.5 فیصد) پیچھے کی طرف گئے (چارٹ 1.13)۔

#### چارٹ 1.13: بڑے پیمانے کی اشیا سازی، شعبہ دار نمو



Source: PBS

#### چارٹ 1.14: اجزاء کی اوسط مہنگائی



Source: PBS

--- بڑھتے ہوئے کلی معاشی عدم توازن نے مناسب پالیسی ردعمل کی ضرورت اجاگر کی ---

اسٹیٹ بینک نے 2021ء کی تیسری سہ ماہی تک پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھنے کے بعد ستمبر 2021ء میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر نرم پالیسی موقف تبدیل کر دیا۔ جب 2022ء کا آغاز ہوا تو یہ واضح ہو چکا تھا کہ مہنگائی کا دباؤ مستقل اور زیادہ تھا۔

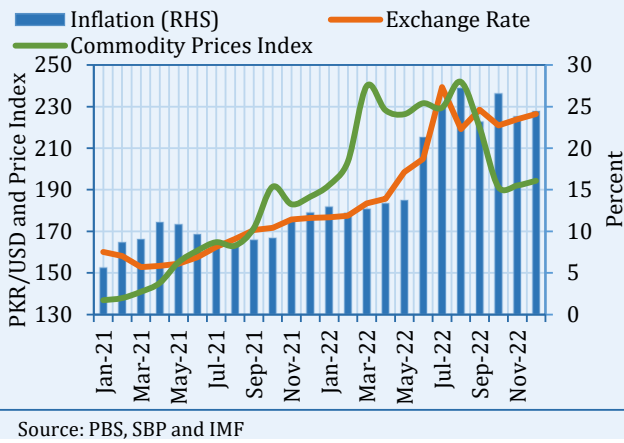
مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے جارحانہ سختی اختیار کی اور دسمبر 2022ء تک پالیسی ریٹ 900 بی پی ایس بڑھا کر 16 فیصد تک پہنچا دیا (چارٹ 1.16)۔<sup>26</sup> اس دوران کلی اقتصادی عدم توازن کو اعتدال پر لانے کے لیے زری پالیسی کے علاوہ متعدد محتاطیہ اور انتظامی اقدامات کیے گئے (جدول 1.4)۔

--- جس کا نتیجہ نجی شعبے کے قرضوں کی سست نمو کی صورت میں نکلا ---

نجی شعبے کے قرضوں کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کی پہلی ششماہی میں کووڈ کے محرکات کا اثر کم ہو گیا۔ 2022ء کی دوسری ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی نامیہ نمو میں کمی آئی، جسے مہنگائی کے ساتھ ایڈجسٹ کیا جائے تو یہ درحقیقت سکڑاؤ کی عکاسی کرتی ہے (چارٹ 1.17)۔ یہ سست روی شرح سود میں اضافے اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے آئی جبکہ حکومت کو مالی ضروریات کی وجہ سے بینک قرضوں کی طلب بھی زیادہ رہی۔ مجموعی بنیاد پر نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں کی شرح نمو 2022ء میں معتدل ہو کر 13.4 فیصد رہ گئی جبکہ 2021ء میں یہ شرح 19.6 فیصد تھی۔

<sup>26</sup> زیر جائزہ مدت کے بعد مہنگائی میں اضافہ ہوتا رہا اور مارچ 2023ء میں وہ 35.4 فیصد تک پہنچ گئی۔ چنانچہ اپریل 2023ء میں زری پالیسی شرح کو مزید بڑھا کر 21 فیصد کر دیا گیا۔

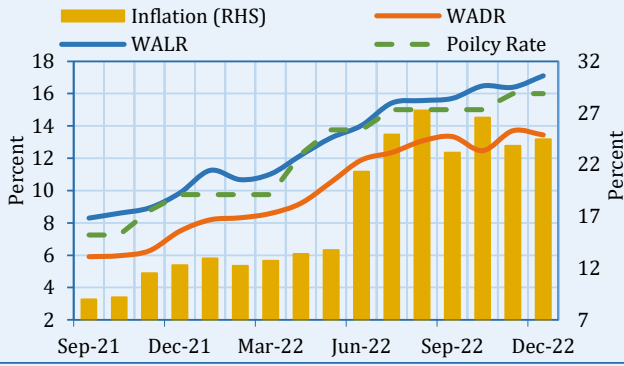
#### چارٹ 1.15: مہنگائی، شرح مبادلہ اور اجناس کے نرخ



Source: PBS, SBP and IMF

نجی شعبے کے قرضوں میں بیشتر نمو اشیاء سازی، صارفنی ماکاری اور خوردہ / تھوک تجارت کے شعبوں میں ہوئی (چارٹ 1.18)۔ مہنگائی کے ماحول میں توقع کے مطابق اس ماکاری کا بڑا حصہ جاری سرمائے اور قلیل مدتی قرضوں کے لیے حاصل کیا گیا۔

#### چارٹ 1.16: شرح ہائے سود اور مہنگائی



WALR & WADR = Weighted Average Lending and Deposit Rates; Source: SBP & PBS

بلند درآمدی طلب اور اجناس کی بلند قیمتوں نے کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ ڈالا ---

2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران متحرک ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصے اضافے کے ساتھ اشیاء اور خدمات کی درآمدات نمایاں طور پر بڑھ کر 42.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ درآمدات پچھلے سال کی اسی مدت سے 23 فیصد زیادہ ہیں۔

درآمدات میں یہ نمایاں اضافہ پیٹرولیم گروپ کی جانب سے ہوا جو 2021ء کی پہلی ششماہی میں 5.4 ارب ڈالر تھا اور 2022ء کی پہلی ششماہی میں 10.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس طرح اس گروپ میں 86.2 فیصد اضافہ ہوا۔<sup>27</sup> پیٹرولیم گروپ کے علاوہ دیگر

<sup>27</sup> دہائی کی تیل کی اوسط اسپاٹ قیمت جو 2021ء کی پہلی ششماہی میں 63 ڈالر فی بیرل تھی 2022ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 103 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔

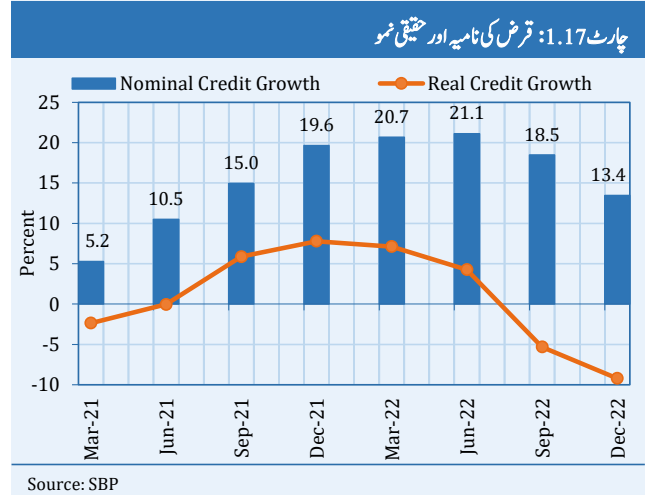
دوران درآمدات میں نمایاں کمی واقع ہوئی اور وہ 2021ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں 19.5 فیصد کم ہو گئیں۔

-- متواتر برآمدات کے ساتھ ساتھ استحکام کے اقدامات سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر قابو پانے میں مدد ملی

دوسری جانب ایشیا اور خدمات کی برآمدات مستحکم رہیں اور وہ 2021ء کی 35.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2022ء میں 38.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ برآمدات میں یہ اضافہ خاص طور پر 2022ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی طلب کی سازگار حرکیات کے علاوہ حکومت اور اسٹیٹ بینک کی معاون پالیسیوں کا نتیجہ تھا۔<sup>28</sup> تاہم ترسیلات زر میں 4.8 فیصد کمی واقع ہوئی جو 2021ء کے 31 ارب ڈالر سے گر کر 2022ء میں 29.6 ارب ڈالر رہ گئیں۔ ترسیلات زر میں یہ کمی ترقی یافتہ معیشتوں میں سست روی، اوپن مارکیٹ اور انٹر بینک شرح مبادلہ کے درمیان فرق اور عالمی وبا کے بعد ہوائی سفر کے معمول پر آنے کی وجہ سے دیکھی گئی۔

بیرونی کھاتوں کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کے استحکامی اقدامات کے نتیجے میں مجموعی طور پر کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2021ء کے 12.3 ارب ڈالر سے 1.1 فیصد کم ہو کر 2022ء میں 12.1 ارب ڈالر ہو گیا (چارٹ 1.19)۔

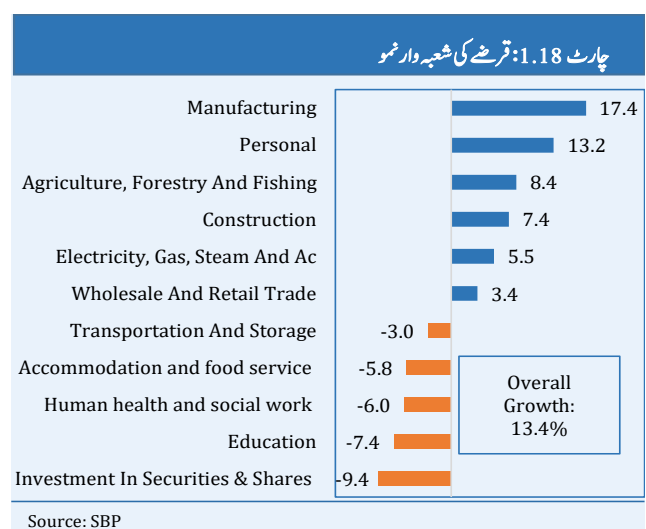
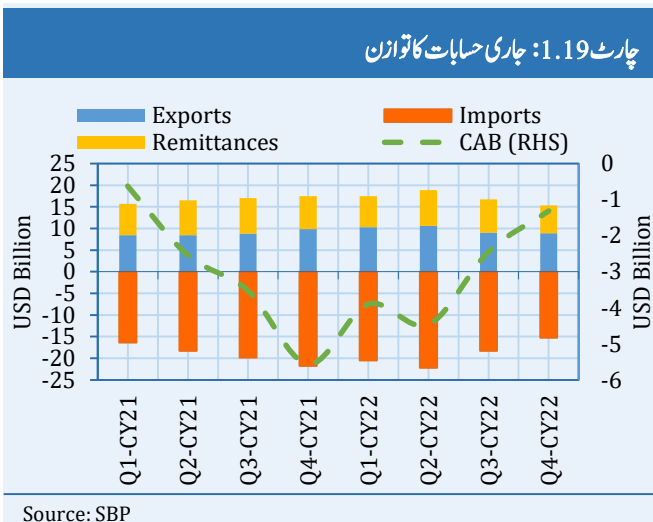
قرضوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سرکاری رقوم کی آمد میں سست روی سے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ دونوں میں کمی ہوئی اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 2022ء کی نسبت کمی واقع ہوئی جو دسمبر 2021ء کے 17.8 ارب ڈالر سے گر کر دسمبر 2022ء کے اختتام پر 5.6 ارب ڈالر رہ گئے۔ ذخائر میں



اہم حصہ دار مشینری، زراعت / دیگر کیمیکلز، ٹیکسٹائل گروپ اور خوردنی تیل کی درآمدات تھیں، جن میں بالترتیب 9.1 فیصد، 12.6 فیصد، 7.9 فیصد اور 14.7 فیصد اضافہ ہوا۔

-- چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ کم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔۔۔

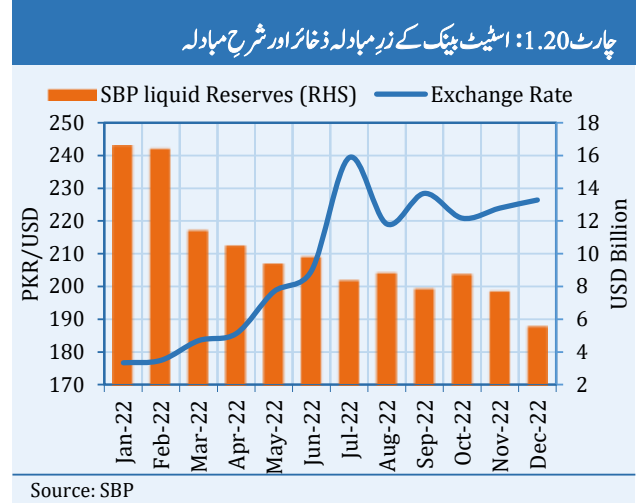
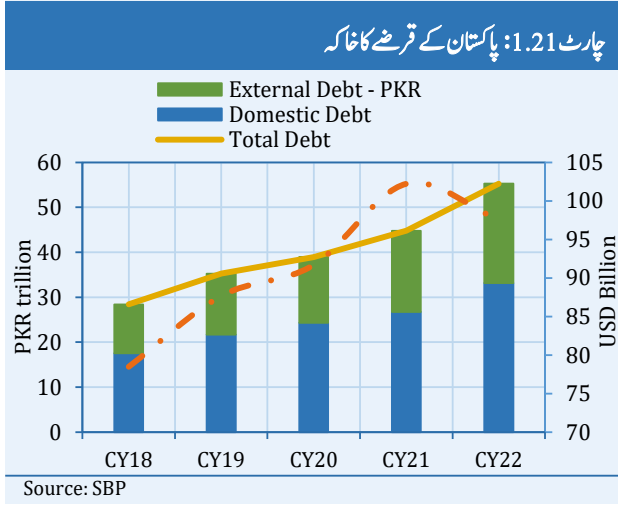
کرنٹ اکاؤنٹ کے بڑھتے ہوئے خسارے پر قابو پانے کے لیے جو اقدامات کیے گئے ان میں قیمت اور غیر قیمت (non-price) دونوں طرح کے اقدامات شامل تھے۔ قیمت کے اقدامات کے تحت مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے طریقہ کار نے درآمدات کی حوصلہ شکنی اور برآمدات کی حوصلہ افزائی کی۔ غیر قیمت اقدامات میں بعض ایشیائی درآمد پر پابندی، درآمدی ڈیوٹی میں اضافہ، پرتیش ایشیائی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کا نفاذ، غیر ضروری ایشیائی درآمد کے لیے لیٹر آف کریڈٹ (ایل سیز) کی لازمی پیشگی منظوری شامل ہیں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں 2022ء کی دوسری ششماہی کے



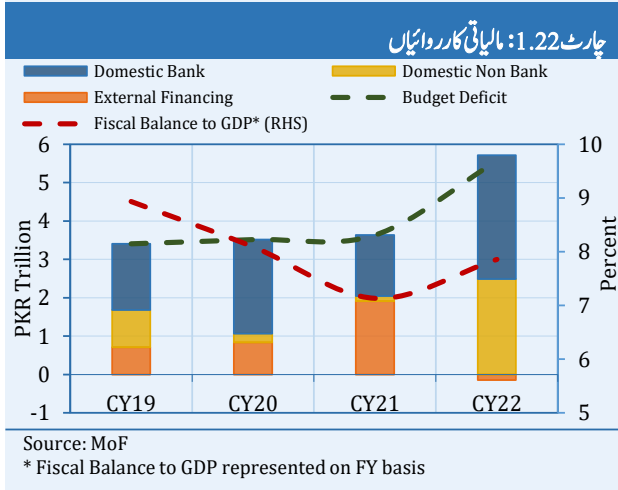
<sup>28</sup> حکومت کی جانب سے برآمدی صنعتوں کو توانائی کی ذرائعات، مارکیٹ کی بنیاد پر شرح مبادلہ اور اپریل 2022ء تک رعایتی برآمدی مالکاری اسکیم۔

مالیاتی ضیاع کی وجہ سے مالیاتی خسارہ توقع سے زیادہ ہوا۔۔۔

حکومت کی جانب سے منصوبہ جاتی استحکام کے برعکس مالی خسارہ مالی سال 21ء کے 3.4 ٹریلین روپے (جی ڈی پی کا 7.1 فیصد) سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 5.3 ٹریلین روپے (جی ڈی پی کا 7.9 فیصد) ہو گیا (چارٹ 1.22)۔



اس کمی کی بڑی وجہ قرضوں کی ادائیگی، کرنٹ اکاؤنٹ خسارے اور کان کنی کے ایک منصوبے پر بین الاقوامی ثالثی فیصلے کے تصفیے سے متعلق حکومتی ادائیگی تھی۔ مزید برآں، آئی ایم ایف پروگرام کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر سے کثیر طرفہ اور دوطرفہ سرکاری رقوم کی آمد میں کمی واقع ہوئی۔ نیز ترقی یافتہ ممالک میں پالیسی ریٹ بڑھنے سے بیرونی تجارتی قرضوں کے امکانات بھی مزید دھندلا گئے۔



دسمبر 21ء کے اختتام پر روپے اور ڈالر کی مساوات 177 روپے فی ڈالر سے گر کر دسمبر 22ء کے اختتام پر 226 روپے فی ڈالر ہو گئی (چارٹ 1.20)۔ روپے کی قدر میں یہ کمی معاشی غیر یقینی صورت حال، اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں مسلسل کمی اور فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری سختی کے بعد بین الاقوامی منڈیوں میں ڈالر کی مضبوطی کی وجہ سے ہوئی۔

ذریعہ مبادلہ ذخائر میں کمی کے ساتھ بیرونی سیالیت میں خرابی، دہرے خسارے پر قابو پانے میں درپیش چیلنجوں اور اس سے وابستہ خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے اکتوبر 2022ء میں ایس اینڈ پی نے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی 'منفی بی' سے گھٹا کر 'سی سی سی پلس' کر دی۔<sup>29</sup>

۔۔۔ اس کے نتیجے میں بیرونی قرضوں کی صورت حال روپے کے لحاظ سے خراب ہوئی

بیرونی سرکاری قرض 2021ء کے 102.2 ارب امریکی ڈالر سے گر کر 2022ء کے اختتام تک 97.5 ارب ڈالر رہ گیا۔ بیرونی قرضوں میں اس کمی کی وجہ نئی بیرونی مالکاری کی کمی، قرضوں کی ادائیگی اور دیگر غیر ملکی کرنسیوں میں قرضوں کے مساوی ڈالر کی قدر میں کمی ہے، جو فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود بڑھانے کے بعد ڈالر کے مقابلے میں کم ہوئی۔ تاہم ملکی کرنسی کی قدر گرنے کی وجہ سے بلحاظ روپیہ بیرونی قرضوں میں 22.5 فیصد اضافہ ہوا (چارٹ 1.21)۔

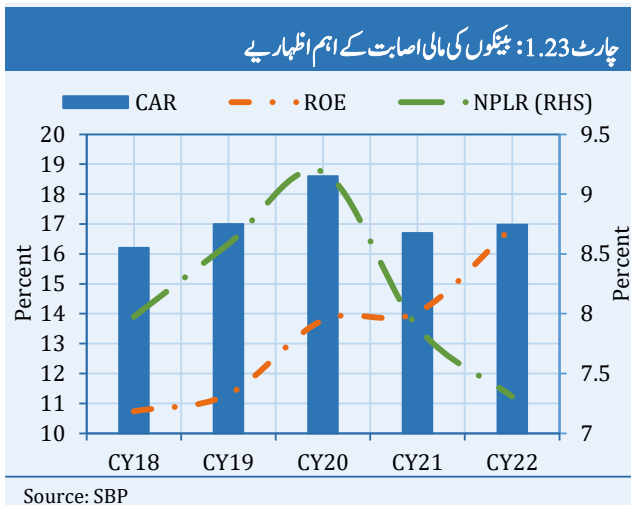
حکومتی محصولات میں 2022ء کے دوران 17 فیصد اضافہ ہوا (2021ء کے 7.5 ٹریلین روپے سے بڑھ کر 2022ء میں 8.7 ٹریلین روپے)۔ تاہم اخراجات میں اضافہ محصولات سے کہیں زیادہ رہا۔ اخراجات 2021ء کے 11.1 ٹریلین روپے سے 31 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 14.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے۔ اخراجات میں یہ سالانہ اضافہ زراعت اور زیادہ مارک اپ ادائیگیوں کا نتیجہ تھا کیونکہ شرح سود بڑھنے کے ماحول کے ساتھ ساتھ ملکی قرضوں کے نمایاں تناسب کی رواں شرح کی نوعیت بھی شامل

<sup>30</sup> اس میں آئی ایم ایف سے سرکاری قرض اور ذریعہ مبادلہ کے واجبات شامل ہیں۔

<sup>29</sup> فروری 2023ء میں، موڈیز اور فچ نے پاکستان کی درجہ بندی کم کر کے 'سی سی سی پلس' اور 'سی سی سی' سے 'سی سی سی' تک کر دی۔

واجبات کے حوالے سے اثاثوں میں اس مضبوط توسیع کو قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کے ذریعے پورا کیا گیا، کیونکہ ڈپازٹس جمع ہونے میں ماحول سست روی کا تھا جبکہ 2022ء میں قرض گیری میں 65.6 فیصد اضافہ ہوا۔

دباؤ والے میکرو اکنامک حالات کے باوجود بینکوں کے منافع میں کچھ بہتری دیکھی گئی کیونکہ زیر جائزہ سال کے دوران ان کے بعد از ٹیکس منافع میں 27.4 فیصد اضافہ ہوا۔ بلند شرح سود کی وجہ سے سود کی آمدنی میں زبردست بحالی نے بینک کے منافع کو سہارا دیا کیونکہ اس شعبے کا ایکویٹی پر جو منافع 2021ء میں 14.1 فیصد تھا، وہ 2022ء میں 16.9 فیصد ہو گیا (چارٹ 1.23)۔



بینکاری صنعت کی متعدی (infection) شرح جسے مجموعی قرضوں میں غیر فعال قرضوں کے تناسب سے ناپا جاتا ہے، 2021ء کے اختتام پر 7.9 فیصد تھی، بہتر ہو کر 2022ء کے آخر میں 7.3 فیصد ہو گئی۔ خالص متعدی شرح 2022ء کے اختتام پر صرف 0.8 فیصد تھا۔ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بحیثیت مجموعی مستحکم رہی شرح کفایت سرمایہ 17 فیصد رہی جو 11.5 فیصد کے ضوابطی تقاضے سے کہیں بلند ہے (تفصیلی تجزیے کے لیے بینکاری پر باب 3 ملاحظہ کریں)۔

تاہم، تناؤ کی آزمائش کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی غیر یقینی صورت حال، بلند شرح سود کا ماحول اور معیشت میں طویل مدت تک سست روی مستقبل قریب میں کارپوریٹ جرائم (delinquencies) بڑھنے کا سبب بن سکتی ہے (تفصیلی تجزیے کے لیے ملاحظہ کریں کارپوریٹ شعبے پر باب 8 اور بینکوں کی چلک پر باب 4)۔

تھی۔ 2022ء کی پہلی ششماہی میں زراعت بڑھنے کا اثر سب سے زیادہ واضح تھا جب فروری 2022ء کے آخر میں حکومت نے ایندھن اور بجلی کی قیمتوں کو منجمد کرنے کا فیصلہ کیا۔<sup>31</sup> کیلنڈر سال کی بنیاد پر دیکھا جائے تو بجٹ خسارہ 2021ء کے 3.6 ٹریلین روپے سے 53.2 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 5.6 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔

--- اور بجٹ خسارے کو صرف ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا ---

بیرونی مالکاری کی کمی والے حالات میں مالیاتی توازن میں نمایاں فرق کو ملکی ذرائع سے پورا کیا گیا۔ 5.7 ٹریلین روپے کی ملکی مالکاری<sup>32</sup> میں سے 56.4 فیصد بینکوں سے آیا جبکہ 43.6 فیصد مالکاری نان بینکنگ شعبے سے حاصل کی گئی (چارٹ 1.22)۔ بینکوں سے مالکاری میں 103 فیصد اضافہ ہوا، جس سے بینکوں کے اثاثوں میں سرکاری شعبے کے قرضوں کا حصہ بڑھ کر 55.5 فیصد ہو گیا۔<sup>33</sup>

چنانچہ ملکی قرضوں میں 24 فیصد اضافہ ہوا یعنی جو قرضے 2021ء کے اختتام پر 26.8 ٹریلین روپے تھے وہ بڑھ کر 2022ء کے اختتام پر 33.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئے (چارٹ 1.21)۔

ذرائع کے لحاظ سے ملکی قرضوں میں بیشتر اضافہ پی آئی بیز اور شریعت سے ہم آہنگ بانڈز سے ہوا۔ طویل مدتی آلات پر انحصار بڑھنا دراصل حکومت پاکستان کی طویل مدتی آلات کی طرف منتقل ہو کر سرکاری قرضوں کا خاکہ بڑھانے کی مہم کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ قرضوں کا خاکہ طویل کرنے سے اجرائے ثانی کا خطرہ کم ہو گیا ہے، تاہم ملکی قرضوں میں رواں شرح والے آلات کے مرکوز ہونے سے بلند شرح سود والے ماحول میں نو قیمت بندی کا خطرہ نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے۔ اتفاق سے، اس مدت کے دوران قرضوں کی واپسی کی لاگت میں نمایاں اضافہ ہوا۔

بینکاری شعبہ بگڑتے ہوئے میکرو اکنامک ماحول میں کریڈٹ رسک پر قابو پانے کے ساتھ مستحکم کارکردگی جاری رکھے ہوئے ہے

بیرونی قرضوں کی کمی کی وجہ سے حکومت نے 2022ء میں اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بینکوں سے 3.2 ٹریلین روپے کا قرض لیا جس سے بینکوں کے سرمایہ کاری پورٹ فولیو میں 26.4 فیصد نمو ہوئی، جو ان کے اثاثوں میں اضافے کا اہم سبب ہے۔ دوسری جانب معیشت میں سست روی اور قرض لینے کی لاگت بڑھنے سے قرضوں میں کمی واقع ہوئی۔

<sup>33</sup> اس میں سرکاری تسمکات اور سرکاری شعبے کے قرضوں دونوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری شامل ہے۔

<sup>31</sup> زراعت 2021ء میں 609 ارب روپے تھیں جو 132 فیصد بڑھ کر 2022ء میں 1413 ارب روپے ہو گئیں۔

<sup>32</sup> جمع کردہ 5,715 ارب روپے میں سے 5,572 ارب روپے خسارے کو پورا کرنے میں استعمال ہوئے اور 144 ارب روپے سے بیرونی قرضے ادا ہوئے۔

### مستقبل میں ---

عالمی اقتصادی نمو کو متاثر کرنے والے اہم خطرات عالمی محاذ پر سخت مالی حالات، جغرافیائی سیاسی تناؤ اور چین میں سست بحالی ہیں۔ اگرچہ خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے عالمی سطح پر عمومی مہنگائی میں کمی آرہی ہے، لیکن قوزی مہنگائی توقع سے زیادہ عرصے تک برقرار رہ سکتی ہے۔ ایسے ناسازگار حالات میکرو مالی نظام کے استحکام کو چیلنج کرنے والے سخت مالی حالات میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

ملکی معاشی اور مالی حرکیات دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ عالمی معاشی اور جغرافیائی سیاسی حالات پر منحصر ہیں۔ مزید برآں، 2023ء میں ہونے والے عام انتخابات کے بعد پاکستان کا داخلی سیاسی استحکام، بلند شرح سود کے ماحول میں سرکاری قرضوں کا محتاط انتظام اور آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی اقتصادی تناظر پر اثر ڈالنے والے اہم عوامل ہوں گے۔